جبرِ مسلسل

آج سے 35 سال قبل اس ملک کی تاریخ کا بدترین شب خون مارا گیا تھا۔ 4 اور 5 جولائی 1977ء کی درمیانی رات کی تاریکی میں چیئرمین ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کا ایک فوجی بغاوت کے ذریعے تختہ الٹ کر ایک وحشت ناک مارشل لا مسلط کر دیا گیا تھا۔ رد انقلابی وار جنرل ضیاء الحق کی سربراہی میں کیا گیا تھا۔ اس رجعتی آمریت کو مسلط کرنے کے لیے اسلام کا سہارا لیا گیا اور معاشرے کی پسماندہ پرتوں کی حمایت اور ریاستی جبر کے ذریعے سرمایہ داری کے تحفظ اور سامراجی مفادات کی حفاظت کے لیے پورے خطے میں جبر اور ظلم کا ایک وحشت ناک کھلواڑ شروع کیا گیا تھا۔

گیارہ سال تک اس ریاستی درندگی نے مذہبی جنونیت کے نظریات پر اس معاشرے کو ایک اذیت ناک تشدد کا شکار کیا۔ 1978ء میں کالونی ٹیکسٹائل ملز ملتان کے مزدوروں سے لے کر 1983ء کی سندھ میں ابھرنے والی عظیم بغاوت کو فوجی سنگینوں اور بارود کے ذریعے خون میں ڈبو دیا گیا۔ سینکڑوں کو پھانسیوں پر لٹکا دیا گیا' ہزاروں کو سرعام کوڑے مارے گئے۔ بے شمار نوجوانوں اور محنت کشوں کو اس ملک کے ہر خطے میں بدنام زمانہ اذیت گاہوں میں جسمانی اور ذہنی تشدد کے ذریعے مفلوج کیا گیا۔ امریکی سامراج کی ایما پر اسلامی بنیاد پرستی کو نہ صرف فروغ دیا گیا بلکہ ریاستی پشت پناہی سے ان کو منظّم اور متحرک کر کے ان مذہبی غنڈوں کے ذریعے لوگوں کی نجی زندگیوں میں مداخلت سے لے کر مزاحمت کرنے والوں کے خلاف دہشت گردی کے لئے استعمال کیا گیا۔ افغانستان میں ایک رد انقلابی ڈالر جہاد شروع کیا گیا۔ منشیات کے کاروبار سے نہ صرف اس جہاد کو فنانس کیا گیا بلکہ اس ملک میں شعوری طور پر نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد کو بغاوت سے باز رکھنے کے لئے منشیات کا عادی بنا دیا گیا۔ مدرسوں کے جال بچھا کر ایک پوری نسل کو وحشت اور جنون کی نفسیات میں ڈبو کر رد انقلاب کے لیے تیار کیا گیا۔ اس معاشرے کی اقدار کو مسل دیا گیا۔ منافقت' جھوٹ' فریب' دھوکہ دہی' خودغرضی' حرص' لالچ اور تشدد سماجی معمول بنانے کی کوشش کی گئی۔ امریکی سامراج کی حمایت سے مسلط ہونے والی اس مذہبی آمریت نے اس سماج کی ہر خوشی چھین لی۔ حکمران سرمایہ داروں نے دولت کا بے پناہ اجتماع کیا۔ جبکہ محنت کش استحصال کی چکی میں پستے رہے۔ لیکن اس تمام تر جبر کے باوجود یہاں کے محنت کشوں اور نوجوانوں نے ایک عظیم جدوجہد اور قربانیوں کی لازوال مثال رقم کی۔ 1971ء میں قائم ہونے والی پیپلز پارٹی حکومت نے جہاں اس ملکی کی تاریخ میں محنت کش طبقات کے لئے سب سے ریڈیکل اصلاحات کیں وہاں اس پارٹی کے بالشویک پارٹی نہ ہونے سے سرمایہ داری کا خاتمہ نہ ہوسکا اور ریاست کو گرا کر ایک مزدور جمہوریت پر مبنی ریاست استوار نہیں ہوسکی۔ یہ وہ سب سے اہم عنصر تھا جو پیپلز پارٹی کی پہلی حکومت کی تنزلی اور اس درندہ صفت آمریت کے تسلط کی راہ ہموار کرنے کا باعث بنا۔ ذوالفقار علی بھٹو کو 4 اپریل کی تاریک رات میں پھانسی کے ذریعے قتل کیا گیا۔ اس سامراج اور اس ملک کے سرمایہ داروں نے بھٹو سے ان اصلاحات جن کے ذریعے ان کو چند خراشیں آئیں تھیں کا ایک خونخوار انتقام لیا۔ ذوالفقار علی بھٹو نے پھانسی کی کوٹھڑی میں جو آخری کتاب لکھی وہ اسکی آخری وصیت کا درجہ اختیار کرگئی ہے۔ اپنی زندگی اور موت کے فیصلہ کن اسباق جو بھٹو نے مستقبل کی نسلوں کے لیے چھوڑے تھے ان میں اس نے لکھا کہ ''میں

اس آزمائش میں اس لئے مبتلا ہوں کہ میں نے ملک کے شکستہ ڈھانچے کو پھر سے جوڑنے کے لیے متضاد مفادات کے درمیان آبرومندانہ اور منصفانہ ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی تھی ۔ یوں معلوم ہوتا ہے اس فوجی بغاوت کا سبق یہ ہے کہ درمیانہ راستہ' قابل قبول حل یا مصالحت محض یوٹوپیا (دیوانے کا خواب) ہے۔فوجی بغاوت ظاہر کرتی ہے کہ طبقاتی کشمکش نا قابل مصالحت ہے اور اس کا نتیجہ ایک یا دوسرے طبقے کی فتح کی صورت میں ہی نکلے گا۔''

لیکن المیہ یہ ہے کہ بھٹو کے بعد آنے والی پیپلز پارٹی کی قیادتوں نے بانی چیئرمین کی اس آخری وصیت کو مکمل طور پر نظرانداز کر دیا۔آج نہ صرف ضیاء الحق کی وحشت ناک سرمایہ دارانہ پالیسیوں کا تسلسل موجود ہے بلکہ گل سڑ کر ضیا کے عہد میں جنم لینے والے دوسرے عذابوں (دہشت گردی' لوٹ مار' جبر' خونریزی' منافقت' رجعتیت' مذہبی جبر استحصال) کا عمل جاری ہے۔ضیاء الحق تو جسمانی طور پر چلا گیا لیکن اس کا نظام اور فکر آج بھی ایک جبر مسلسل ڈھا رہا ہے۔اس نظام کے مزید گل سڑ جانے سے یہ اذیتیں معاشرے کو مزید شدت سے تاراج کر رہی ہیں۔نہ صرف اس کا نظام موجود ہے بلکہ آج کے سیاسی افق پر اسکی باقیات حاوی ہیں۔نہ صرف دوسری مسلط پارٹیوں پر ان کا راج ہے بلکہ پیپلز پارٹی کے حالیہ لیڈروں میں بہت سے ضیاء الحق کے حواری شامل ہیں۔5 جولائی صرف یوم سیاہ منا کر احتجاج کرنے کا دن نہیں' بلکہ اس طبقاتی جنگ میں جو حکمران طبقات نے ایک گہرا وار کیا تھا اس کا منہ توڑ جواب دینے کا اعادہ اور تیاری کرنے کا دن بھی ہے۔جس غربت محرومی اور ذلت میں یہاں کی جنتا سلگ رہی ہے وہ ناگزیر طور پر ایک نئی بغاوت میں بھڑک اٹھے گی۔اس مرتبہ اس تحریک کو ایک سوشلسٹ فتح سے ہمکنار کرنا ہمارا فریضہ ہے۔اسی نظام اور اسکی ریاست کو اکھاڑ کر ہی اس صدیوں کے ظلم اور جبر کا انتقام لیا جا سکتا ہے جو حکمرانوں نے نسل در نسل محنت کش طبقے پر ڈھایا ہے۔

www.struggle.com.pk